سوال

(277) میت کو کہاں دفن کیا جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا شہر بزرگوں اور پیروں کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور ان کے عقیدت مند ومرید اپنے گاؤں یا شہر کے قبرستان کو چھوڑ کر سینکڑوں میل دور اپنی میت کو ہمارے شہر کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ ایک میت دفن کرنے کے ساتھ ساتھ کئی نئی قبریں فرضی بنا کر جاتے ہیں تاکہ ان میں اپنی اور میتیں دفن کردینگے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (ریاض احمد تونسہ شریف)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت سے یہی ثابت ہے کہ میت جہاں فوت ہوا ہے وہیں (اسی علاقہ میں) دفن کرنا چاہیے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم نے احد کے دن مقتولوں کو (جنت البقیع میں) دفن کرنے کے لیے اٹھایا تو ایک منادی کرنے والے نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ مقتولین کو ان کی جائے قتل پر ہی دفن کرو" (سنن ابی داود: 3165۔ ترمذی 1717 وقال: "حسن صحیح" نسائی 4/79 ابن ماجہ: 1516)

اسے ابن الجارود (553) ابن حبان (774۔775) اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ اس کے راوی نبیح الغزی ثقہ ہیں۔ دیکھئے: کتب الرجال ونیل المقصود (1533)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جب دور سے لا کر مکہ میں دفن کیا گیا تو ام المومنین نے فرمایا: اگر میں وہاں موجود ہوتی تو عبدالرحمن کو وہیں دفن کردیا جاتا جہاں فوت ہوا تھا۔ (سنن ترمذی: 1055 مصنف عبدالرزاق 3/517 ح 6535 وسندہ صحیح واللفظ لہ)

اس قسم کے دیگر آثار بھی ہیں۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (ج 4/57) وغیرہ (شہادت، جولائی 1999ء) الحدیث: 36)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ517

محدث فتویٰ